بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پس بات لجا کر نہ کیا کرو ورنہ وہ شخص جس کے دل میں مرض ہے طمع کرنے لگے گا۔اور اچھی بات کہا کرو۔(الاحزاب:33)

حضرت اُم سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں اور حضرت میمُونہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں کہ ایک نابینا صحابی حضرت ابن اُمِ مکتومؓ حاضر ہوئے۔حضورؐ نے ہم دونوں کو اُن سے پردہ کرنے کا حکم دیا میں نے عرض کیا : کیا وہ نابینا نہیں جو ہمیں دیکھ ہی نہیں سکتا؟ حضورؐ نے فرمایا کیا تم بھی دونوں نابینا ہو کہ اُس کو دیکھ نہیں سکتیں۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب النکاح)

مرد و عورت بے محابہ آپس میں نہ ملیں

حضرت اقدس مسیح موعود (آپ پر سلامتی ہو) فرماتے ہیں :

جہاں غیر مرد و عورت اکٹھے بلا تامّل اور بے محابہ مل سکیں، سیریں کریں کیونکر جذبات نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ کھائیں گے۔بسا اوقات سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیر مرد اور عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بھی بند ہو کوئی عیب نہیں سمجھتیں۔یہ گویا تہذیب ہے۔انہی بدنتائج کو روکنے کے لئے شارع اسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ایسے موقع پر یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت ہر دو جمع ہوں، تیسرا اُن میں شیطان ہوتا ہے۔۔۔۔اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یورپ میں آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں۔ (م۔جلد 1 صفحہ 22،21)

سوشل میڈیا پر بے پردگی اور فضول باتوں سے بچیں

سوشل میڈیا اور نت نئی اپیز (Apps) کی بدولت آج دنیا ایک گلوبل ولیج بن گئی ہے۔موبائل فون، انٹرنیٹ ایسی ایجادات ہیں جن کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔موبائل فون اور انٹرنیٹ کے ذریعے جہاں ہم بہت سے اہم کام نمٹا سکتے ہیں وہیں ان کے بہت سے نقصانات بھی ہیں۔اکثر لڑکے اور لڑکیاں موبائل یا انٹرنیٹ پر بے ہودہ اور فحش قسم کی باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔جس سے بے باکی اور بے پردگی عام ہوتی جارہی ہے۔

مکس گیدرنگ(Mix Gathering) سے بچیں

حضرت مسیح موعود (آپ پر سلامتی ہو) فرماتے ہیں:

فرمایا: خدائے تعالیٰ نے خُلقِ اِحصان یعنی عِفّت کے حاصل کرنے کے لئے صرف اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاک دامن رہنے کے لئے پانچ علاج بھی بتلا دیئے ہیں۔یعنی یہ کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا۔کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا۔نامحرموں کے قصے نہ سننا۔اور ایسی تمام تقریبوں سے جن میں اِس بدفعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص 34)

آج کل سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذریعہ فیس بک (Facebook)، واٹس اپ (Whatsapp)، وائبر (Viber) اور دیگر اسی طرح کی Apps کے ذریعہ آئی ڈی (ID) بنا کر یا اپنی سم پر ان کو ایکٹیویٹ کر لیا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ سے مختلف قسم کے گروپ میں مکس گیدرنگ (Mix Gathering) ہوتی ہے وہاں پر فضول چیٹنگ (Chatting) ہوتی ہے اور بے پردگی ہو رہی ہوتی ہے۔اور جب نامحرم لوگوں سے باتیں ہونگی تو پھر انسان بُرائی میں گر سکتا ہے اس لئے اس سے بھی بچنا چاہیے۔

اسی طرح گروپ چیٹنگ یا پھر سوشل میڈیا پر کسی بھی ذریعہ سے نامحرم لڑکوں اور لڑکیوں کی دوستیاں ہوتی ہیں اور اس میں بعض دفعہ ایک ہی خاندان کے لڑکے اور لڑکیاں بھی مکس ہوتی ہیں ان میں بھی ہنسی مذاق میں ایسی باتیں ہو رہی ہوتی ہیں کہ جو بے پردگی کے زمرہ میں آتی ہیں ایسی مجالس سے بھی خود کو بچانا چاہیے۔فضول میں سوشل میڈیا پر مختلف جگہوں پر کومینٹس (Comments) کرنا یہ سب لغویات ہیں جس سے مومن کو بچنا چاہیے۔

عورت مردوں سے اختلاط نہ کرے

حضرت مصلح موعود نوَّرَ اللّٰہ مَرْقَدَہٗ فرماتے ہیں :۔

جو چیز منع ہے وہ یہ ہے کہ عورت کھلے منہ پھرے اور مردوں سے اِختلاط کرے۔ ہاں اگر وہ گھونگھٹ نکال لے اور آنکھوں سے راستہ وغیرہ دیکھے تو یہ جائز ہے لیکن منہ سے کپڑا اُٹھا دینا یا مِکسڈ (Mixed) پارٹیوں میں جانا جبکہ اِدھر بھی مرد بیٹھے ہوں اور اُدھر بھی مرد بیٹھے ہوں اور اُن کا مردوں سے بے تکلفی کے ساتھ غیر ضروری باتیں کرنا یہ ناجائز ہے

(ت۔ک۔جلد 6 ص 304)

سوشل میڈیا پر فضول مجالس لگانے سے بچیں

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

فیس بک (Facebook) ہے یا ٹوئٹر (Twitter) ہے یا چیٹنگ (Chatting) وغیرہ ہیں۔ کمپیوٹر وغیرہ پر مجالس لگی ہوتی ہیں۔ اور ایسی بیہودہ اور ننگی باتیں بعض دفعہ ہو رہی ہوتی ہیں، جب ایک دوسرے فریق کی لڑائی ہوتی ہے تو پھر بعض نوجوان وہ باتیں مجھے بھی بھیج دیتے ہیں کہ کیا کیا باتیں ہو رہی تھیں۔ پہلے خود ہی اُس میں شامل بھی ہوتے ہیں۔ ایسی باتیں ہوتی ہیں کہ کوئی شریف آدمی اُن کو دیکھ اور سُن نہیں سکتا۔ بڑے بڑے اچھے خاندانوں کے لڑکے اور لڑکیاں اس میں شامل ہوتے ہیں اور اپنا ننگ ظاہر کر رہے ہوتے ہیں۔ پس ایک احمدی کے لئے ان سے بچنا بہت ضروری ہے۔

(خ۔ج مورخہ 18 اکتوبر 2011ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس اَیَدَہُ اللہ تعَالیٰ فرماتے ہیں:۔

کسی کے اِعتراض سے ڈر کر ہم نے اِسلامی تعلیم کا حکم ختم نہیں کر دینا۔ سوال یہ نہیں کہ کوئی دیکھتا ہے یا نہیں۔ سوال یہ ہے کہ حجاب ختم ہوجاتا ہے۔ مکس (Mix) ہونے کی جو روک ہے وہ ختم ہوجاتی ہے۔ جب یہ روک ختم ہوتی ہے تو پھر دوستیاں ہوجاتی ہیں اور خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

(الف۔ انٹرنیشنل 29 جنوری 2010ء)

فرمایا: **پردہ ایک اِسلامی حکم بھی ہے اور ایک احمدی عورت اور نوجوان لڑکی کی شان بھی ہے اور اِس کا تقدس بھی ہے اور کیونکہ احمدی عورت کا تقدس بھی اِسی سے قائم ہے اِس کو قائم رکھنا ضروری ہے۔**

(خطاب بر موقع اجتماع لجنہ اماء اللہ یو کے 19 نومبر 2006ء)

ہر احمدی سوشل میڈیا کی غلاظتوں سے بچے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس اَیَدَہُ اللہ تعَالیٰ فرماتے ہیں:۔

آج سفروں کی سہولتیں، ٹی وی، انٹرنیٹ اور متفرق میڈیا نے ہر فردی اور مقامی بُرائی کو بین الاقوامی بُرائی بنا دیا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ ہزاروں میلوں کے فاصلے پر رابطے کر کے بے حیائیاں اور بُرائیاں پھیلائی جاتی ہیں۔ نوجوان لڑکیوں کو ورغلا کر اُن کی عملی حالتوں کی کمزوری تو ایک طرف رہی، دین سے بھی دور ہٹا دیا جاتا ہے۔ گزشتہ دنوں میرے علم میں ایک بات آئی کہ پاکستان میں اور بعض ملکوں میں، وہاں کی یہ خبریں ہیں کہ لڑکیوں کو شادیوں کا جھانسہ دے کر پھر بالکل بازاری بنا دیا جاتا ہے۔ وقتی طور پر شادیاں کی جاتی ہیں پھر طوائف بن جاتی ہیں اور یہ گروہ بین الاقوامی ہیں جو یہ حرکتیں کر رہے ہیں۔ یقیناً یہ خوفناک حالت رونگٹے کھڑے کر دینے والی ہے۔ اسی طرح نوجوان لڑکوں کو مختلف طریقوں سے نہ صرف عملی بلکہ اعتقادی طور پر بھی بالکل مفلوج کر دیا جاتا ہے۔ پس جہاں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان غلاظتوں سے محفوظ رکھے، وہاں ہر احمدی کو بھی اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہوئے ان غلاظتوں سے بچنے کے لئے ایک جہاد کی ضرورت ہے۔ زمانے کی ایجادات اور سہولتوں سے فائدہ اُٹھانا منع نہیں ہے لیکن ایک احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اُس نے زمانے کی سہولتوں سے فائدہ اُٹھا کر تکمیلِ اشاعتِ ہدایت میں حضرت مسیح موعود کا مددگار بننا ہے نہ کہ بے حیائی، بے دینی اور بے اعتقادی کے زیرِ اثر آ کر اپنے آپ کو دشمن کے حوالے کرنا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 6 دسمبر 2013ء)

(صرف احمدی احباب کے لئے)

''حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے''

سوشل میڈیا

اور

بڑھتی ہوئی بے پردگی

فرمایا: حیا بھی ایک ایسی چیز ہے جو ایمان کا حصہ ہے۔ آج کل کی دنیاوی ایجادات....ٹی وی ہے، انٹرنیٹ وغیرہ ہے اس نے حیا کے معیار کی تاریخ ہی بدل دی ہے ....پس ایک احمدی کے حیا کا یہ معیار نہیں ہونا چاہئے جو ٹی وی اور انٹرنیٹ پر کوئی دیکھتا ہے۔ یہ حیا نہیں ہے بلکہ ہوا و ہوس میں گرفتاری ہے۔ بے حجابیوں اور بے پردگی نے بعض بظاہر شریف احمدی گھرانوں میں بھی حیا کے جو معیار ہیں الٹا کر رکھ دیئے ہیں.....اگر احمدی گھرانوں نے اپنے گھروں کو ان بیہودگیوں سے پاک نہ رکھا تو پھر اُس عہد کا بھی پاس نہ کیا اور اپنا ایمان بھی ضائع کیا جس عہد کی تجدید انہوں نے اس زمانہ میں زمانے کے امام کے ہاتھ پہ کی ہے۔

(خ۔ج۔مورخہ 15 جنوری 2010ء)

(بسلسلہ تعمیل شوریٰ 2016ء)